REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۹ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۷ تبلیغ ۱۳۳۹ ھش | ۷ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

ربوہ ۶ فروری بوقت ۱۱ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ رات نیند آگئی۔ احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

مذہب ہی دنیا کو ایٹمی تباہی اور اس کے ہولناک اثرات سے بچا سکتا ہے

لاہور میں عالمی عدالتِ انصاف کے نائب صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر

لاہور ۶ فروری۔ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج اور نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گزشتہ جمعرات کے روز لاہور میں اس امر کو بالصراحت بیان کیا کہ دنیا کو ایٹمی قوت کی ہلاکت آفرینی کی وجہ سے جو امکانی خطرہ درپیش ہے۔ اسے صرف اور صرف مذہب دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ مذہب ہی وہ طاقت ہے کہ جس کے زیر اثر ایسے حالات رونما ہو سکتے ہیں کہ انسان ایٹمی قوت کے پُر آشوب و تباہ کن استعمال سے باز آ جائے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف وائی ایم سی اے میں "وائیز مین کلب" (Y's Men Club) کے زیر اہتمام منعقدہ ایک اجلاس میں تقریر فرما رہے تھے۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مکرم شیخ عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے ادا کئے۔

مذہب اور سائنس کا باہمی رشتہ

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقی کے باعث جو نئے حالات رونما ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے موجودہ دور جو ایٹمی دور کہلاتا ہے۔ تمام سابقہ دوروں سے سراسر مختلف واقع ہوا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ آج مذہب اور سائنس میں پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط رشتہ قائم ہو چکا ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب آ گئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ سائنس بعض ایسے حقائق پیش کرتی ہے جنہیں تجربات کے ذریعہ دکھایا اور ان کی صداقت کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا جا سکتا ہے۔ مذہب کے تعلق میں آپ نے فرمایا اس کے بالمقابل جو لوگ مذہب کو محض ایک نظریئے یا نقطۂ نظر پر محمول کرتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا نہ تجزیہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ تجربات کے ذریعہ معقول طریق پر اس کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔

اسلام کی بنیادی صداقتوں میں جو روح کارفرما ہے۔ اس کی روشنی میں مذہب کی تعریف بیان کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا رضائے الٰہی کو جاننا اور عملاً اس سے مطابقت پیدا کرنا ہی اصل دین ہے۔ اس لحاظ سے دینِ حق کا ایک اہم تقاضہ یہ ہے۔ کہ اس قانون کو بھی معلوم کیا جائے۔ جس پر کائنات اور اس کے سارے نظام کا انحصار ہے۔ کیونکہ یہ قانون کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ بلکہ خدائی قانون ہی کا ایک حصہ ہے

آپ نے فرمایا۔ اس بات سے نہ صرف اس میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ حقیقی مذہب کے نقطۂ نظر اور حقیقی سائنس کے نقطۂ نظر میں کوئی تضاد یا ٹکراؤ نہیں ہے بلکہ یہ بھی لازم آتا ہے کہ ان کے درمیان کسی مرحلہ پر بھی تضاد یا ٹکراؤ کا امکان پیدا نہیں ہو سکتا۔

آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائل اور عقل سے کام لینے پر زور دیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ محض کوئی عقیدہ بیان کرنے پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ ساتھ ہی اس کے دلائل بھی بیان کر کے اس کا معقول ہونا بھی واضح کرتا ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے توجہ دلائی۔ اسلام نے تمام مثالیں مظاہر قدرت اور ان کی کارفرمائیوں سے ہی اخذ کی ہیں۔ آپ نے فرمایا اس لحاظ سے اسلام جس بات پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ اس میں اور مظاہر قدرت میں تضاد یا ٹکراؤ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

روحانی انقلاب

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا

آج دنیا کو جو امکانی خطرات درپیش ہیں۔ ان کی وجہ سے بعض لوگوں کو اس خدشے کا احساس دامنگیر ہے کہ کہیں مذہب بھی ناکام نہ ہو جائے۔ اگر دیکھا جائے۔ تو یہ خدشہ مخصوص صورتِ حال کی پیداوار ہے۔ اور وہ صورتِ حال دباتی دکھیں مشٗپر [illegible]

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ فروری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں اسلام کی رو سے ظاہری اور باطنی صفائی کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اور اس ضمن میں اہل ربوہ کو صفائی کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایک ادبی محفل

۸ فروری ۱۹۶۰ء کو بروز پیر سوا ایک بجے بعد دوپہر کالج ہال میں بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مولانا صلاح الدین احمد مدیر ادبی دنیا لاہور

"اردو زبان کے تازہ مسائل"

کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں گے انشاء اللہ۔ اردو زبان سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے شرکت کی التماس ہے۔

معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نواب آف بھوپال کی وفات

نئی دہلی۔ نواب سر حمید اللہ خاں آف بھوپال ۴ فروری ۱۹۶۰ء کی صبح کو بھوپال میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔ ان کی دو بیگمات اور تینوں بیٹیاں بوقت وفات کے وقت ان کے سرہانے موجود تھیں۔ ان کی سب سے بڑی صاحبزادی شہزادی عابدہ سلطانہ پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز بھوپال پہنچی تھیں۔

شام کو نواب صاحب کی نعش کو شاہی اعزاز کے ساتھ بھوپال میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہزاروں مسلمانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مدھیا پردیش کے گورنر اور وزیر اعظم بھی تدفین کے وقت موجود تھے۔ نواب صاحب بھوپال کو ۱۹۴۷ء سے جبکہ بھارتی حکومت نے ان کی ریاست کو ہندوستان میں شامل کیا ۸۲ ہزار پونڈ سالانہ پنشن ملتی تھی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ، فروری ۱۹۶۰ء

الٰہی سلسلہ

اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کے وجود پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے اور ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ انسان کی رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے بندوں کو ہدایت دیکر ارسال کرتا رہا ہے اور ان بندگان حق میں سے کامل ترین انسان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کامل شریعت اور کامل ہدایت دے کر بھیجا جو قیامت تک قائم رہنی ہے تو ہمیں عقلاً یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو ہدایت قیامت تک رہنی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے قیام ودوام اور حفاظت کے لئے بھی کوئی نہ کوئی انتظام ضرور کر رکھا ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ہماری عقل ہی نہیں چاہتی بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے ضرور ایسا کوئی نہ کوئی نظام قائم کیا ہوا ہے جس سے اس آخری ہدایت کی حفاظت قیامت تک ہونی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون۔

یعنی تحقیق ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس واضح آیہ کریمہ کی عملی تشریح کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے ذکر کی حفاظت کرتا ہے حدیث مجددین سے معلوم ہوتی ہے جو یہ ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ
الامۃ علی رأس کل
مأۃ سنۃ من یجدد لھا
دینھا۔

یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو امت کے لئے تجدید و احیائے دین کرتے رہیں گے۔ یہ حفاظت کا وہ پروگرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ کے لئے دین کی حفاظت کا متعین فرمایا ہے۔

خود محولہ بالا آیہ کریمہ سے ہی یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ حفاظت ذکر سے صرف ظاہری حفاظت مراد نہیں ہو سکتی بیشک قرآن کریم کی ظاہری حفاظت بھی ایک معجزہ ہے جس کی نظیر دیگر کتب سماوی کے تعلق میں بھی نہیں ملتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم سے پہلے جو صحیفے نازل ہوئے ان کی میعاد ان انبیاء علیہم السلام کے زمانہ اثر تک تھی جن پر وہ نازل ہوئے چونکہ آنحضرت صلعم سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام آئے ان کی تعلیمات خاص وقت اور خاص قوموں تک محدود تھیں اس لئے وہ کیفیت اور کمیت دونوں میں مکمل نہیں تھے۔ لیکن قرآن کریم تمام زمانوں اور تمام قوموں کے لئے نازل ہوا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مکمل تعلیمات جو انسان کو قیامت تک کے لئے درکار ہیں شامل کر دی ہیں۔ اسلئے پہلے صحیفوں کی حفاظت صرف ان کے زمانہ اجل تک کی گئی تھی اور جب ان میں تحریف و تبدل ور آئے ہیں تو یہ بات اس امر پر دال ہے کہ ان کی ضرورت نہیں رہی اس لئے ان کی حفاظت کی بھی ضرورت ختم ہو گئی۔ چنانچہ آج قرآن کریم کے سوا ایک بھی آسمانی صحیفہ ایسا نہیں ہے جو اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ یہاں ہمیں تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کوئی سی قدیم سماوی کتاب لائیں خود ان کے ماننے والے جانتے ہیں کہ ان میں تغیر و تبدل ہوا ہے لیکن قرآن کریم کے متعلق مخالفین تک کو اعتراف ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور آج تک اسی طرح موجود ہے جس طرح یہ آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا۔

لہٰذا یہ معجزہ خود واقعی اس امر کی ایک بڑی پختہ دلیل ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہے اور اسکی غرض اسکو قیامت تک قائم رکھنا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر پہلے ہی دی تھی کہ ہم اسکی خود حفاظت کریں گے۔ چنانچہ دنیا اس بات پر شاہد ہے کہ جہاں تک ظاہری حفاظت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کی یہ بات پوری ہو رہی ہے اور امتداد زمانہ کے ساتھ قرآن کریم کے زیر و زبر میں بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ واقعی ایک بین اعجاز ہے اور اس کی مثال دوسری سماوی کتابوں میں بھی نہیں ملتی۔

تاہم قرآن کریم نعوذ باللہ کوئی بت نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ تک کے لئے نصب کر دیا ہو بلکہ یہ جیسا کہ آیہ محولہ میں کہا گیا ہے یہ "ذکر" ہے یعنی انسانوں کے لئے نصیحت ہے جو ان کے لئے لائحہ حیات متعین کرتی ہے اور صراط مستقیم کی رہنمائی کرتی ہے اور اس پر چلنے میں چراغ راہ کا کام دیتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ نہ صرف اس کی ظاہری حفاظت کی جاتی بلکہ معنوی حفاظت بھی کی جاتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو نہ صرف قرآن کریم عطا فرمایا بلکہ آپ کو اسوۂ حسنہ بھی بنایا تاکہ وہ قرآن کریم کے مطابق عمل کر کے امت کے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں۔ مطلب یہ کہ ذکر اپنی جگہ پر ایک کامل صورت میں نازل ہوا لیکن انسانوں کی صحیح رہنمائی اسی وقت ہو سکتی تھی کہ جو ایسا نمونہ عمل بھی ان کے سامنے رکھا جاتا جو اس کے مطابق کر کے دکھاتا کہ جو نصیحت ہمیشہ تک قائم رہنے کے لئے اتاری گئی ہے وہ قابل عمل ہے اور ہر انسان اسکے فرمودات پر عمل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت پر زور دیا گیا ہے۔

اب قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی حفاظت کے ایسے ظاہری سامان فرما دیئے جو اسکے تکوینی قانون کے مطابق تھے۔ اس نے ایسے انسانوں کو توفیق دی کہ اسکو حفظ کریں پھر انسان کو مطبع ایجاد کرنے کی توفیق دی اور لاکھوں ایسے انسان پیدا کر دیئے جنہوں نے قرآن کریم کی ایک ایک آیہ کریمہ پر بحث و تمحیص سے اس کو ہمیشہ تک کے سینے متمکن کر دیا کہ زیر و زبر تک کا علم ہم تک اس طرح چلا آیا جس طرح شروع میں تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے مطابق عمل کرنے والے بشر کے اعمال کو بھی محفوظ کرنے کے سامان کئے اور ہزاروں لاکھوں محدثین پیدا ہوئے۔ اور سنت کی صورت میں تواتر کو ایک ثبوت کے طور پر قائم کیا تاہم باوجود انتہائی احتیاط کے اور باوجود یہ فرض کر لینے کے روایت میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ایک زندہ نمونہ کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے جو خود اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے ہر زمانہ کے لوگوں کے سامنے ذکر اور اسوۂ حسنہ کے مطابق عمل کرتا ہوا دکھائی دے۔ مجددین اور صلحاء واتقیاء کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اسی غرض سے قائم کیا ہے۔

ہمارے ایمان کے مطابق اس زمانے کے مجدد سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جو مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے دعوے کے ساتھ تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی آپکے بعد حاجی الحرمین سیدنا حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اول ہوئے۔ جن کی وفات کے بعد ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ ہیں۔ باوجودیکہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں ہوا ہے بعض دوستوں نے آپ کی خلافت سے انکار کیا پھر بھی آپ کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ نہایت نظم و ضبط کے ساتھ اور نہایت اعلیٰ تنظیم کے ساتھ تجدید و احیائے دین کا کام سرانجام دے رہی ہے جس کی نظیر فی زمانہ نایاب ہے۔ اس سے دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ ذکر کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وہ نہ صرف ظاہر لحاظ سے پورا ہوا ہے بلکہ معنوی لحاظ سے بھی پورا ہو رہا ہے ظاہری حفاظت ایک معجزہ ہے۔ تو یہ معنوی حفاظت بھی کم معجزہ نہیں ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں ظاہری حفاظت کے سامان مہیا کئے ہیں وہاں معنوی حفاظت کا بھی ایک مربوط اور مضبوط نظام قائم کیا ہوا ہے اور جو اس نظام سے باہر رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی منشا کو پورا نہیں کرتا۔ وہ خواہ کتنے ہی خود ساختہ نظام قائم کرے وہ قائم نہیں رہ سکتے صرف وہی نظام ہمیشہ تک قائم رہنے والا ہے جو الہٰی پروگرام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے چل رہا ہے۔ باقی نظام جو انسان خود بناتا ہے وہ نہ تو مؤثر ہوتے ہیں اور نہ قائم رہتے ہیں وہ انسانی تدبیروں کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں چنانچہ ایک ہفت روزہ کی حالیہ اشاعت کے اداریہ سے ایک مثال ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

"جماعت کے سوچ و بچار رکھنے والے دل و دماغ اس سوچ میں پڑ گئے کہ امارت و صدارت کے جھگڑے کو جو جماعت کے انتشار اور فتنہ و فساد کی بنیاد ہے کس طرح ختم کیا جائے، اور امارت کی ذات سے اختلاف رکھنے والے دوستوں کو کس طرح اتحاد و اتفاق کی طرف لایا جائے آخر کار ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء کی مجلس معتمدین نے اس کا حل تلاش کر ہی لیا۔ اور عین اس وقت جب خطرہ اپنی انتہا تک پہنچ چکا تھا خدا نے ایسی صورت پیدا کر دی کہ اتحاد کی راہ نکل آئی۔ مجلس عمل جس کی میعاد پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔ کالعدم قرار دے دی گئی اور سابقہ انتظام جو از روئے آئین مجلس معتمدین کے تحت مجلس منتظمہ کے ہاتھ میں ہوا کرتا تھا۔ بحال کرتے ہوئے حضرت امیر کو اس کا سربراہ بنا دیا گیا۔"

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

٭ کامیاب پبلک جلسے ٭ جرمنی ترجمہ قرآن کریم کی دوبارہ اشاعت
٭ اخبارات میں ہماری تبلیغی مساعی کا چرچا

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۵۹ء

از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ بفضلہ تعالےٰ تبلیغی مساعی کے لحاظ سے بہت ہی فوائد اور غیر معمولی مصروفیت کا حامل رہا۔ نہ صرف یہ کہ ہمارے منعقد کردہ پبلک جلسوں میں عوام الناس نے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بلکہ ملک کے بڑے طبقہ کے لوگوں نے بھی شامل ہوکر اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ بہت سے پروفیسرز۔ پادری صاحبان اور ڈاکٹر جلسوں میں شریک ہوتے رہے۔ کئی نئی تنظیموں کی طرف سے اسلام اور احمدیت پر تقاریر کروانے کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں اور بہت سے علم دوست حضرات خود مسجد میں آکر یا بذریعہ خطوط عالمانہ سوالات دریافت کرتے رہے نیز متعدد بار عیسائی علماء کے ساتھ مشن ہاؤس میں میدان گفتگو گرم رہا۔ جس سے زائرین کی آمد میں بہت بڑا اضافہ ہوا۔ اور مختلف کالجوں اور سکولوں کے طالب علموں کے وفود نے مشن ہاؤس میں آکر اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

ملک کے محکمہ براڈکاسٹ نے بھی مکرم امام صاحب مسجد احمدیہ ہالینڈ کے پیغامات ریڈیو پر نشر کرکے اپنی دلچسپی ظاہر کی۔ اور ملک کے مرکزی پریس نے اپنے نمائندگان کے ذریعہ رپورٹیں حاصل کرکے انہیں ملک کے کونے کونے میں پھیلایا۔ اہم ترین ملکی اخبارات نے مکرم انچارج صاحب مشن کی بڑی تصویر کے ساتھ انٹرویو اور دیگر جلسوں کی کارروائی شائع کی۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مشن ہاؤس میں پبلک جلسے

مشن ہاؤس میں مجالس علمیہ کے علاوہ متعدد بار وسیع پیمانہ پر پبلک جلسوں کا انتظام کیا گیا۔ جن میں مختلف عنوانات و موضوعات پر تقاریر کے علاوہ اسلامی تہذیب و تمدن پر متحرک تصاویر اور رنگین سلائڈز دکھائی گئیں۔ خداتعالےٰ کے خاص فضل اور تائید کے ساتھ ہر موقعہ پر ایک بھاری تعداد شامل ہوتی رہی۔ جس سے احمدیت یعنے حقیقی اسلام کا پیغام دور دور تک پہنچنے میں خاصی کامیابی ہوئی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص احسان ہے۔ کہ اب مسجد ہیگ اس درجہ تک مشہور ہوچکی ہے۔ کہ ہمیں کسی ہوٹل وغیرہ میں یا بڑے ہال کرایہ پر لے کر لوگوں کی زیادہ تعداد حاصل کرنے کی تگ و دو نہیں کرنا پڑتی کیونکہ جلسہ کی دعوت پر لوگ مسجد میں ہی کثرت کے ساتھ آجاتے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں مجالس علمیہ و پندرہ روزہ اجلاس کے علاوہ ریڈیو انٹرویو کی تیاری اور دو اسٹار کانفرنس میں شرکت کی وجہ سے نیز دو اسٹار مناظرہ میں حصہ لینے کے باعث کافی مصروفیت رہی۔ مگر اس کے باوجود مندرجہ ذیل عنوان پر ایک پبلک جلسہ کا بڑے پیمانہ پر انعقاد ہوا۔

قرآن کریم اور سائنس کی موجودہ ترقیات

مورخہ ۲۸ر اکتوبر کو ۸ بجے شام مبلغ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج سوئٹزرلینڈ مشن جرمن قرآن پاک کی اشاعت کے سلسلہ میں ہالینڈ تشریف لائے تھے۔ مشن ہاؤس کی طرف سے ایک بڑے پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ آپ کی تقریر مندرجہ بالا عنوان پر کروائی گئی۔ لوگوں کو انفرادی طور پر دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اور بعض اخبارات کو بھی خبر ارسال کی گئی۔ چنانچہ بعض نے اس خبر کو شائع کیا۔ حاضری بفضلہ تعالےٰ امید سے بڑھ کر رہی۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات سے استدلال کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ آج کل دنیائے سائنس جن حیرت انگیز ترقیات کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آج سے چودہ سو سال سے پہلے سرزمین عرب کے ایک امی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کی طرف واضح ارشادات فرمائے تھے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تعلیمات سائنس کی ترقیات کے راستہ میں ہرگز روک ثابت نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ قرآن مجید تو لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ تخلیق کائنات میں غور و فکر کرو۔ اور اس کرہ بحر و بر کے اونچ نیچ میں چل پھر کر دیکھو۔ یقیناً ایسا کرنے میں ان لوگوں کے لئے عظیم الشان نشانات پوشیدہ ہیں۔ جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے حاضرین اکرام کو چند متحرک تصاویر دکھائیں جو آپ نے ربوہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نیز حضور ایدہ اللہ کی علاج کی غرض سے یورپ تشریف آوری پر تیار کی ہوئی تھیں اول الذکر تصاویر میں لنگر خانہ کے انتظامات کا حصہ کافی دلچسپ تھا۔ اس کے بعد ہماری طرف سے سامعین کو اسلامی ممالک کے خاص خاص مقامات پر مشتمل رنگین سلائڈز بھی دکھلائی گئیں۔

خلافت کی برکات اور اسکی اہمیت پر لیکچر

مورخہ ۲۴ر نومبر کو مشن ہاؤس میں ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ممبران جماعت کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن نے خلافت کی برکات اور اس کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے تفصیل کیساتھ اس کی وضاحت فرمائی نیز بتلایا کہ اسے اسلام میں کیا مقام و منزلت حاصل ہے آپ نے تاریخی لحاظ سے بھی اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے بھی اس کی وضاحت فرمائی۔

لیکچر کے اختتام پر لوگوں کے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اور انہیں اس موضوع پر گہرا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر حاضرین کی کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی اور اجلاس برخاست ہوا۔

جرمن ترجمہ قرآن کریم کی دوبارہ اشاعت

ہالینڈ کے ملک کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ یہاں سے

تحریک وصیت

از سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

"اس وقت میرے نزدیک کم ازکم یہ تحریک ہونی چاہیئے۔ کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کردے۔ اور دنیا کو بتادے کہ ہمیں خداتعالےٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے۔ وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں ...... اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو" (الفضل ۵ر جون سنہ ۴۸ء)

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے۔ جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہوسکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے۔ کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوڑہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا۔ جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کردیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی"

(نظام نو صفحہ ۱۱۴)

قبل ازیں کلام پاک کا ترجمہ تین زبانوں انگریزی جرمن اور ڈچ میں کیا جا چکا ہے یوں تو مارکیٹ میں قرآن مجید کے اور تراجم بھی موجود ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانہ رہنمائی میں ہمارے تیار کئے ہوئے تراجم کو بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے جماعت کے شائع کردہ تراجم قرآن پاک میں نہ صرف یہ کہ اعلیٰ کاغذ اور معیاری لکھائی چھپائی کا خاص خیال رکھا گیا ہے بلکہ خاص طور پر یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ اصل عربی عبارت کو بھی ساتھ دیا جائے جو خدا تعالیٰ کے اپنے الفاظ ہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ بائیبل کی طرح اس میں تحریف کا دروازہ کھلنے کا امکان باقی رہے نیز قرآن کریم کے مطالعہ کو مبتدی لوگوں کیلئے عام فہم اور آسان بنانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تحریر کردہ دیباچہ قرآن کریم بھی ساتھ ہی شائع کیا گیا ہے جس کے متعلق غیر مسلم علم دوست احباب بھی آئے دن اپنے عمدہ خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت نہایت مناسب اور واجبی رکھی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہی جرمن قرآن مجید کی دوبارہ اشاعت کی ضرورت پیش آگئی۔ چنانچہ یہ ترجمہ ہمارے سوئٹزرلینڈ مشن کی نگرانی میں نومبر ۱۹۵۹ء کو ہالینڈ سے دوبارہ شائع کر دیا گیا۔

اس خوشی اور مسرت کے موقع پر ہالینڈ مشن ہاؤس میں بڑے پیمانہ پر ایک پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جسمیں ڈچ مطبع کے ڈائریکٹر صاحب نے جرمن ترجمہ کی نئی اشاعت کی پہلی کاپی پیش کی۔ ہماری طرف سے اس جلسہ میں ڈائریکٹر صاحب موصوف اور قرآن کریم کی اشاعت میں کام کرنے والے جملہ احباب کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا نیز مشن ہاؤس کی ساعی میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کی خدمت میں بھی دعوت نامے بھجوائے گئے علاوہ ازیں اخبارات کے مراکز میں بھی خبر بھجوائی گئی چنانچہ ملک کے مختلف حصوں کے متعدد اخبارات نے جلی سرخیوں کے ساتھ خبر دی۔ اور مشن ہاؤس ہالینڈ میں اس تقریب کے موقع پر پبلک جلسہ کا اعلان شائع کیا لہٰذا اس کے نتیجہ میں لوگ کثرت کے ساتھ کاروائی سننے کیلئے مسجد میں آئے۔ نیز پریس اور اخبارات کے نمائندگان اور فوٹو گرافر صاحبان بھی جلسہ میں موجود تھے۔

مورخہ ۱۱ بروز بدھ کو شام کے آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن ہالینڈ نے مختصر ابتدائی الفاظ کے ساتھ کاروائی کا آغاز کیا۔ بعد ازاں مکرم برادرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج سوئٹزرلینڈ مشن نے جن کی نگرانی میں جرمن ترجمہ کی دوبارہ اشاعت ہوئی قرآن کریم کے تراجم کے بارہ میں جماعت کی مساعی پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتلایا کہ باوجود غیر معمولی مشکل حالات کے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس بابرکت کام میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اور آج ہم اپنے قلوب میں خوشی اور مسرت کے جذبات موجزن پاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت کو جرمن قرآن مجید کی اشاعت کی دوبارہ توفیق عطا فرما کر آپ صاحبان کی علمی خدمت کا ایک بار پھر موقع بخشا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد جناب MR STOK ڈائریکٹر مطبع ہالینڈ نے قرآن کریم کی پہلی کاپی نگران صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

"ملک ہالینڈ سینکڑوں سالوں سے سارے یورپ میں مذہبی آزادی کا مرکز چلا آیا ہے۔ اور پاکستان بھی نہایت ہی قلیل عرصہ میں جدید ایشیا کا اسی قسم کا ایک سینٹر بن گیا ہے گویا پاکستان ایشیا کا ایسا خطہ ہے کہ جہاں سے مذہبی اور روحانی رجحانات کے احیاء کے نئے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

ہالینڈ اور پاکستان دونوں ملکوں کے باشندوں کے قلوب میں ایک ہی قسم کی (مذہبی تبلیغ کی) تڑپ پائی جاتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ (جماعت احمدیہ کے ذریعہ) یہ دونوں ملک ایک روحانی رشتہ میں منسلک ہو چکے ہیں اور فساد اور بدامنی سے بھرپور علاقوں میں آزادی افکار کیلئے برسر پیکار ہیں۔

احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ جو قرآن مجید کے متعدد تراجم یورپ کی مختلف زبانوں میں شائع کر چکا ہے گویا کہ ان دونوں ملکوں کے لحاظ سے پسماندہ علاقہ میں جنم لیا ہے اور آج ہم سب ملکر اس کی پیدائش کے موقع پر خوشیوں کے شادیانے بجا رہے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اس کام میں بہت بہت برکت عطا فرمائے۔"

جناب ڈائریکٹر صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے بعد جرمن ترجمہ کی نئی اشاعت کی پہلی کاپی پیش فرمائی اور آپ کے بعد قرآن مجید کے ترجمہ میں کام کرنے والے ہمارے علم دوست ڈاکٹر، DR. DE JONG نے اختصار کے ساتھ جماعت احمدیہ کی علمی کاوشوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"وہ وقت اب زیادہ دور نہیں رہا کہ جب مشرق و مغرب کو مذہبی امور میں باہمی تعاون سے کام کرنا ہوگا۔"

*

مغربی پاکستان کے پھلوں اور سبزیوں کی نمائش

تحریک جدید کے محمد آباد فارم کے پھلوں کو اول اور دوم انعامات کا مستحق قرار دیا گیا

(از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت)

مغربی پاکستان کے پھلوں۔ سبزیات۔ شہد اور ان کی مصنوعات کی نمائش ہر سال صوبائی محکمہ زراعت کے زیر اہتمام لاہور میں منعقد ہوتی ہے۔ امسال یہ نمائش مورخہ ۲۸ جنوری تا ۳۱ جنوری پرنی گارڈن۔ مال روڈ میں منعقد ہوئی۔ مغربی پاکستان کے کونے کونے کی سبزیات۔ پھل۔ شہد اور ان کی مصنوعات کو خوبصورت سٹالوں میں سجایا گیا۔ ماہرین زراعت نے ہر صنف کی پیداوار اور مصنوعات کا معائنہ کر کے اول۔ دوم۔ سوم آنے والے لوگوں کو انعامات دئے۔ اس نمائش کا مقصد ان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہے جو ملکی پیداوار کو بڑھانے اور خوراک کے بارہ میں وطن عزیز کو خود کفیل بنانے میں کوشاں ہیں تاکہ ایسے باہمت لوگوں کی تقلید میں عام زمیندار اور کسان کو ترقی و زراعت کی طرف رغبت پیدا ہو اور وہ ان ترقی دادہ اقسام کی طرف متوجہ ہوں جو ملکی معیشت کے لئے نفع بخش اور صحت انسانی کے لئے مفید ہوں۔ نمائش میں حصہ لینے والے احباب کو اس موقعہ پر ماہرین زراعت سے ضروری مسائل کے بارہ میں استفادہ اور مشورہ کا موقعہ بھی ملتا ہے۔ اسکے علاوہ شامل ہونے والے لوگ باغوں سبزیات اور ان کے تخم وغیرہ کے بارہ میں باہمی تبادلہ خیالات کرتے اور ایکدوسرے کو اپنے تجربات کا نچوڑ پیش کرتے ہیں — اس موقعہ پر ہم نے محمد آباد فارم ضلع تھرپارکر سے جو تحریک جدید انجمن احمدیہ کی اراضی ہے اپنے کچھ پھل اور سبزیات منگوا کر نمائش میں رکھے۔ پھلوں میں کیلا ہری چھال بسینی اور بجرائی چیکو اور امرود کو اول انعام اور پپیتہ کو دوم انعام ملا۔ کیلا ہری چھال خاص طور پر منتظمین نمائش اور زائرین کی توجہ اور حیرت کا باعث تھا۔ اسے دیکھکر اس خوشی اور امید سے لوگوں کے چہرے تمتما اٹھتے تھے کہ پاکستان بھی آئندہ چند سالوں میں ہندوستان ایسا لذیذ کیلا پیدا کر کے نہایت سستے دام پر مارکیٹ میں پیش کرنے کے قابل ہو سکے گا — حیدرآباد ڈویژن کیلے کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں علاقہ ہے۔ اور لوگ اس کی طرف متوجہ بھی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت ہری چھال کے suckers ہندوستان سے امپورٹ کرنے کے لئے زمینداروں کو سہولت بہم پہنچانے اور اپنے فروٹ فارمز کے ذریعہ خود پیدا کردہ کیلوں کے suckers زیادہ سے زیادہ زمینداروں کو مہیا کرے۔ ہمارا پپیتہ اور امرود بھی زائرین کے لئے کشش کا باعث رہا اور ان سے داد و تحسین حاصل کرتا رہا۔ سبزیات میں دلی موٹی ہلدی۔ کچی ہلدی۔ چھوٹی مرچ ڈنڈی توک اور امریکن شکر قندی کو خاص انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔ ہمیں سبزیات اور پھلوں کے کل دس انعامات ملے۔

تقسیم انعامات کی رسم جناب خورشید احمد صاحب چیف سکرٹری مغربی پاکستان نے ادا کی۔ جس سے قبل انہوں نے نمائش گاہ میں پیش کردہ انواع و اقسام کی سبزیات پھلوں شہد اور ان کی مصنوعات کا معائنہ کیا۔ جب جناب چیف سکرٹری صاحب ہمارے سٹال پہ پہنچے تو ڈاکٹر سعید احمد صاحب فروٹ سپیشلسٹ زراعتی کالج لائلپور نے ان کی توجہ ہمارے کیلے کی طرف مبذول کرائی جس پر انہوں نے ہماری کوشش کو سراہتے ہوئے جناب ڈائریکٹر صاحب زراعت مغربی پاکستان کو توجہ دلائی کہ حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن میں اس قسم کے کیلے کی پیداوار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔

محمد آباد فارم کی طرف سے ہمارے مینیجر چوہدری مشتاق احمد صاحب اور دفتر مرکزیہ سے چوہدری ناصر الدین صاحب بی اے نے نمائش میں نمائندگی کے فرائض ادا کئے انعامات چوہدری مشتاق احمد صاحب نے وصول کئے جنہیں انعام دیتے وقت جناب چیف سیکرٹری صاحب نے مبارکباد دی۔

احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان تمام دوستوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں جو اراضیات سلسلہ پر متعین ہیں۔ اور بڑے اخلاص اور محنت سے دن رات اس خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو بارآور کرے اور سلسلہ کی آمد کو بڑھا کر ہمیں اپنی تبلیغی اور رفاہی مساعی کو کماحقہ سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

---

* آخر میں مکرم انچارج صاحب ہالینڈ مشن نے ڈائریکٹر صاحب بہادر اور ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دونوں علم دوست حضرات کے خلوص اور حقیقت بیانی کو سراہا اور اجلاس برخاست ہوا (باقی)

روزنامہ الفضل کا مصلح موعود نمبر

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے اسموقعہ پر الفضل کا خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ جو پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اہم مضامین پر مشتمل ہوگا یہ نمبر یوم مصلح موعود سے چند دن قبل شائع ہو جائیگا اسلئے علمائے سلسلہ و دیگر اہل قلم احباب جلد سے جلد اپنے قیمتی مضامین ارسال فرمائیں۔ مشتہرین کو بھی اپنے

۱۴ر فروری سنہ ۶۶ء کو ہونے والا صدارتی بیلٹ

انتظامات اور دیگر ضروری امور پر ایک نظر

الیکشن کمیشن

مملکت پاکستان کے سابق آئین کی دفعہ ۱۳۷ کے مطابق الیکشن کمیشن کا قیام جون سنہ ۵۶ء میں عمل میں آیا۔ چیف الیکشن کمشنر اور دوسرے الیکشن کمشنر صدر مملکت مقرر کرتے ہیں۔

اس وقت یہ کمیشن جناب عنایت الرحمٰن اور جناب غلام رسول سومرو پر مشتمل ہے۔ سابق ..... آئین کی دفعہ ۱۴۰ کے مطابق الیکشن کمیشن کے فرائض میں داخل ہے۔ کہ وہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے ووٹروں کی فہرستیں مرتب کرے۔ چنانچہ کمیشن نے سنہ ۵۸ء میں ووٹروں کی فہرستوں کی ترتیب کا کام شروع کیا۔ جس کا ابتدائی مسودہ مئی سنہ ۵۸ء میں اور آخری اور قطعی مسودہ اکتوبر سنہ ۵۸ء میں شائع ہوا۔ ان فہرستوں میں ان ووٹروں کے نام درج ہیں جن کی عمر پہلی جنوری سنہ ۱۹۵۸ء کو ۲۱ سال ہو چکی تھی۔ یہی وہ فہرستیں ہیں۔ جو بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں استعمال کی گئیں۔ اور ان انتخابات کے تحت جو ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ وہ صدارتی بیلٹ میں حصہ لیں گے۔

صدارتی بیلٹ

جناب عنایت الرحمٰن الیکشن کمشنر (پاکستان) نے ۱۹ر جنوری کو ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام میں جسے ملک کے تمام اسٹیشنوں نے ریلے کیا ایک تقریر نشر کی جس کا مقصد عوام کو عام طور پر اور بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں کو خاص طور پر یہ بتانا تھا۔ کہ ۱۴ر فروری کو جو صدارتی بیلٹ ہوگا۔ اس سلسلہ میں الیکشن کمیشن کی کیا ذمہ داریاں اور فرائض ہیں۔ اور بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں کو اپنی رائے کا اظہار کسطرح کرنا ہوگا۔

صدارتی بیلٹ سے مراد پاکستان کی تمام مقامی کونسلوں کے منتخب ممبروں کی خفیہ رائے دہی ہے۔ جس کے ذریعہ ممبر یہ ظاہر کریں گے کہ آیا ان کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں پر اعتماد ہے۔ یا نہیں۔

سنہ ۱۹۵۹ء میں بنیادی جمہوریتوں کا جو حکم نافذ ہوا تھا۔ اس کے تحت پورے ملک کی مقامی کونسلوں کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔

صدر کا آرڈر نمبر ۳ جو صدارتی (انتخاب اور آئین) آرڈر سنہ ۶۰ء کہلاتا ہے۔ پاکستان گزٹ مورخہ ۱۳ر جنوری سنہ ۶۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس حکم کے مطابق الیکشن کمیشن پاکستان جو ایک آزاد ادارہ ہے۔ پورے ملک میں ۱۴ر فروری کو مقامی کونسلوں کے ۸۰ ہزار ممبروں سے خفیہ طور پر رائے لے گا کہ انہیں صدر پاکستان پر اعتماد ہے۔ یا نہیں

ممبروں کی اکثریت نے صدر مملکت پر اعتماد کا اظہار کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ صدر کو پاکستان کا آئین بنانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اسی اکثریت رائے کا یہ بھی مطلب ہوگا کہ وہ آئین کے مطابق پہلی میعاد کے لئے صدر منتخب کئے جا چکے ہیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے۔

کہ بنیادی جمہوریتوں کے ممبر ہر آٹھ سو پاکستانیوں کے ایک نمائندے کی اساس پر منتخب ہوئے ہیں دوسرے لفظوں میں آٹھ کروڑ پاکستانیوں کے ان ۸۰ ہزار نمائندوں کی رائے پوری قوم کی رائے تصور ہوگی۔ اگر صدر کو اعتماد کا ووٹ حاصل ہو گیا تو اس کا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ آٹھ کروڑ پاکستانیوں نے صدر پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

الیکشن کمشنر نے اپنی نشری تقریر میں الیکشن کمیشن کے اس مضبوط ارادہ پر کافی زور دیا کہ رائے شماری بالکل خفیہ اور آزادانہ ہوگی۔

ساری ممکنہ تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ کہ کسی ووٹر پر کسی جانب سے کوئی دباؤ نہ ڈالا جائے اور وہ اپنی رائے کا اظہار پوری آزادی کے ساتھ کرے۔ جناب عنایت الرحمٰن نے یہ بھی کہا کہ ہر قسم کی بدعنوانی اور ناروا کارروائی کے انسداد کی ممکنہ روک تھام کی جائے گی۔

ووٹروں کی فہرستیں

سنہ ۵۹ء کے بنیادی جمہوریتوں کے حکم کے مطابق پورے پاکستان میں مقامی کونسلوں کے جو ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ وہی صدارتی بیلٹ کے ووٹر ہیں۔ اتوار ۱۴ر فروری کے صدارتی بیلٹ کے سلسلہ میں جہاں بھی لفظ ووٹر استعمال ہوگا۔ اس کا اطلاق ان ہی منتخب ممبروں پر ہوگا۔ ان ووٹروں کی فہرستوں میں جو ڈسٹرکٹ افسروں نے مرتب کی ہیں ضلع، سب ڈویژن اور ریونیو سرکل کا نام درج ہے۔ اس کے علاوہ مقامی کونسل کا نام، تھانہ یا تحصیل کا نام محلہ ووٹروں کی تعداد منتخب ممبر اور ان کے والد/شوہر کا نام اور ممبر کا پتہ بھی لکھا گیا ہے۔ اس فہرست میں متعلقہ علاقہ کے کلکٹر، پولیٹیکل ایجنٹ، سب ڈویژنل افسر کی مہر اور دستخط ہیں، ہر ضلع کی فہرست سے رائے دہی کے مختلف علاقوں کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں تیار کی گئی ہیں۔ ان پر بھی ایسے افسروں کی مہریں اور دستخط ہیں۔ جنہوں نے یہ فہرستیں جاری کی ہیں۔ سب ڈویژنل اور اضلاع کی فہرستوں کی دو دو کاپیاں لاہور اور ڈھاکہ کے ریجنل الیکشن کمشنروں کو دینے کے علاوہ خود کلکٹروں اور سب ڈویژنل افسروں نے بھی اپنے اپنے پاس رکھی ہیں۔ ایک ایک کاپی الیکشن کمیشن میں بھی رکھی گئی ہے۔ پروگرام کے مطابق فہرستوں کی تیاری اور تقسیم کا کام ۱۳ر جنوری کو مکمل کر لیا گیا۔

رائے دہی کا علاقہ اور پولنگ اسٹیشن

کلکٹر اور پولیٹیکل ایجنٹ کو مجاز گردانا گیا ہے۔ کہ وہ انتظامی سہولت کے پیش نظر ایک سے زیادہ مقامی کونسلوں کے علاقوں کو ملا کر رائے دہی کا علاقہ قرار دیں۔ اندازاً ایسے ایک علاقہ میں دو سو سے تین سو تک ووٹر ہوں گے بڑے شہری علاقوں میں اس سے مختلف قسم کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

کلکٹر اور پولیٹیکل ایجنٹ سے کہا گیا ہے۔ کہ رائے دہی کے ہر علاقہ کے ایسے مرکزی مقام کا انتخاب پولنگ اسٹیشن کے لئے کیا جائے جس میں کافی گنجائش ہو۔ تمام پولنگ اسٹیشنوں کی فہرستوں کی تشہیر میں عمارتوں کے نام اور پتے درج ہوں گے ۳ر فروری سے پہلے کلکٹر اور پولیٹیکل ایجنٹ یہ کام کر چکے ہوں گے۔

پریزائیڈنگ افسر

ہر پولنگ اسٹیشن کے لئے ایک ایک پریزائیڈنگ افسر مقرر کیا گیا ہے۔ ممکن حد تک یہ افسر عدلیہ سے لئے گئے ہیں۔ ہر ضلع کے منصفوں اور سب ججوں کی خدمات ہائی کورٹ سے استمزاج کرنے کے بعد حاصل کی گئی ہیں۔ جہاں عدلیہ کے ایسے افسروں کی تعداد کم تھی۔ سینئر مجسٹریٹوں کو پریزائیڈنگ افسر مقرر کیا گیا ہے۔ اور جہاں سب جج منصف یا سینئر جج کی خدمات حاصل نہ کی جا سکیں۔ اس کام کے لئے درجہ اوّل کے افسروں کو چنا گیا ہے۔ انتخاب کا یہ کام مغربی پاکستان میں ڈپٹی کمشنروں نے اور مشرقی پاکستان میں سب ڈویژنل افسروں نے ۳ر فروری تک ختم کر لیا۔

پریزائیڈنگ افسر کا کام ۱۴ر فروری کو صدارتی بیلٹ کرانا ہے۔ انہیں ضبط و نظم برقرار رکھنے اور قوانین کی پابندی کرانے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ بیلٹ کے کام کے لئے اگر کسی پریزائیڈنگ افسر کو مزید اصحاب کی خدمات کی ضرورت ہو تو انہیں ایسے اصحاب مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ رائے دہی کے وقت سے کم از کم دو گھنٹے پہلے اپنے پولنگ اسٹیشن پہنچ جائیں تاکہ انتظامات کی جانچ پڑتال کر سکیں ووٹر ایک علیحدہ کمرہ (بوتھ) میں ووٹ کی پرچی پر نشان لگائیں گے۔ اس لئے پریزائیڈنگ افسر کو الیکشن کمیشن نے خاص طور پر ہدایت دی ہے کہ اس کمرہ میں بالکل تخلیہ ہو تاکہ ووٹر آزادی اور رازداری کے ساتھ رائے دے سکیں۔ پریزائیڈنگ افسر سے یہ بھی بطور خاص کہا گیا ہے۔ کہ وہ نہ تو یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ کس ووٹر نے کیا رائے دی ہے۔ اور نہ کسی دوسرے شخص کو اس کی اجازت دیں۔ اسی طرح یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ رائے دہی سے پہلے خالی بیلٹ بکس اُن ووٹروں کو ضرور دکھایا جائے۔ جو اس وقت وہاں موجود ہوں۔ پریزائیڈنگ افسر ہر ووٹر کے شناختی کارڈ کی جانچ خاص توجہ کے ساتھ کریں گے۔ اگر ضرورت ہوئی تو ووٹر کو ووٹ دینے کا طریقہ سمجھائیں گے۔ کسی ایسے ووٹر کو ووٹ کی پرچی دینے سے انکار نہ کریں گے۔ جن کے پاس شناختی کارڈ موجود ہو۔ مگر ووٹروں کی فہرست میں اُن کے نام کے ہجے مختلف ہوں۔ یا کوئی اور معمولی فرق ہو پریزائیڈنگ افسر رائے دہی کے فوری بعد ووٹ کی پرچیوں کی گنتی کریں گے۔ اور اس کا نتیجہ مقررہ فارم پر درج کریں گے۔ اس فارم کے اندراجات سے تار کے ذریعہ کلکٹر، پولیٹیکل ایجنٹ اور ریجنل الیکشن کمشنر کو مطلع کریں گے۔

ایک خط اسّی ہزار کے نام

بنیادی جمہوریتوں کے سلسلے میں ہر آٹھ سو پاکستانیوں کے ایک نمائندے کی اساس پر تقریباً آٹھ ہزار مقامی کونسلوں کے اندازاً ۸۰ ہزار ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ ان ممبروں کے نام الیکشن کمیشن کے سیکرٹری مسٹر اے مجید نے ایک خط لکھا ہے۔ جس میں الیکشن کمیشن کی جانب سے ممبروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے چند ضروری باتیں بیان کی ہیں۔ تاکہ ممبروں کو صدارتی بیلٹ میں حصہ لینے کے مقاصد کا علم ہو جائے کمیشن نے اس دلی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ صدارتی بیلٹ کی پوری کارروائی تنظیم اور سلیقہ سے سرانجام پائے۔

ہر ووٹر صدارتی بیلٹ میں حصہ لے اور خفیہ طریقہ سے ووٹ دے۔

مسٹر مجید نے ممبروں سے گزارش کی ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے ممبر اپنے علاقہ کے کلکٹر یا پولیٹیکل ایجنٹ سے اور مشرقی پاکستان کے ممبر اپنے علاقہ کے سب ڈویژنل افسر سے اپنا اپنا شناختی کارڈ حاصل کر لیں۔ جس کے بغیر ان کے پولنگ اسٹیشن کے پریزائیڈنگ افسر انہیں ووٹ کی پرچی نہ دے سکیں گے۔ شناختی کارڈ پر اُس پولنگ اسٹیشن کا پتہ لکھا ہے۔ جہاں ووٹ دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پولنگ اسٹیشن آٹھ گھنٹوں تک ووٹ ڈالنے کیلئے کھلا رہے گا۔ شناختی کارڈ پر ہر ممبر کا نام ان کی مقامی کونسل اور ضلع کا نام لکھا ہوگا۔ اور اس پر کلکٹر، پولیٹیکل ایجنٹ یا سب ڈویژنل افسر کے دستخط اور مہر ہوں گے۔ شناختی کارڈ پر ممبر کے بھی دستخط ہوں گے۔

اسی خط میں مسٹر مجید نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہر پولنگ اسٹیشن میں ووٹ ڈالنے سے پہلے جو ممبر موجود ہوں گے انہیں پولنگ اسٹیشن کے پریزائیڈنگ افسر بیلٹ بکس کھول کر دکھا دیں گے۔ کہ بکس بالکل خالی ہے۔ اس کے بعد وہ بکس کو بند کر کے اس پر مہر لگا دیں گے۔ اگر ممبر ٹھیک

۱۰:۰۲۔ چاہیں کہ کسطرح خالی بیلٹ بکس کھول کر ممبروں کو دکھایا۔ اور اس کے بعد بند کیا جاتا ہے۔ تو وہ بڑی خوشی کے ساتھ پولنگ اسٹیشن میں موجود رہ سکتے ہیں۔

انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورہ

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر اور مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بہاولپور ڈویژن کی مجالس کے دورہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ دونوں انسپکٹر صاحبان ۶ فروری ۱۹۶۰ء کو ربوہ سے روانہ ہوں گے۔ مولوی عنایت اللہ صاحب اضلاع بہاولپور اور بہاولنگر کا دورہ کریں گے۔ اور بدر سلطان صاحب اختر اضلاع رحیم یار خان۔ ڈیرہ غازیخان اور مظفرگڑھ کا دورہ کریں گے۔ ان اضلاع کی مجالس سے گزارش ہے کہ مقررہ تاریخوں میں انسپکٹران سے ضروری ہدایات حاصل کرلیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پروگرام دورہ چوہدری بدر سلطان صاحب اختر

تاریخ	نام مقام	تاریخ	نام مقام
۶ فروری ۶۰ء	ملتان چھاؤنی	۲۹	بستی رندان
۸ "	ملتان شہر	۲ ۳/۶۰	بستی سرہانی
۹ "	جتوئی	۳	جام پور
۱۰ "	علی پور	۴	راجن پور
۱۲ "	شہر سلطان	۶	صادق آباد بشمول چک ۲۰/
۱۳ "	بیٹ قائم شاہ	۸	چک ۳/ متصل ولہار
۱۴ "	" چین والا	۱۰	چک ۱۲۰/P
۱۵ "	مظفرگڑھ	۱۱	" ۱۰۶/P
۱۶ "	چک ۹۳/T.D.A	۱۲	رحیم یار خان
۱۷ "	لیہ	۱۴	چک ۱۷۴/P
۱۸ "	تونسہ بیراج	۱۵	بستی بابا جھنڈا
۲۰ "	بیر گڑھ	۱۶	بستی احمدیاں مجھول
۲۱ "	کوٹ قیصرانی	۱۸	چک ۴۵/P
۲۲ "	ریتی ندرانی	۱۹	" ۶۵/P
۲۴ "	شادن لنڈ	۲۰	" ۱۰/P
۲۵ "	ڈیرہ غازیخان	۲۱	خانپور
۲۷ "	چاہ اسماعیل والا	۲۳	لیاقت پور بشمول چک ۱۳۲/
۲۸ "	گگھوٹو		

پروگرام دورہ چوہدری عنایت اللہ صاحب

تاریخ	نام مقام	تاریخ	نام مقام	تاریخ	نام مقام
۷ فروری ۶۰ء	سمہ سٹہ	۲۳ فروری	چک ۱۶۶/ مراد	۱۰ فروری	چک ۱۶۹/7-R
۸ "	اوچ شریف	۲۴ "	" ۱۴۱/ "	۱۲ "	" ۱۹۱/7-R
۹ "	احمد پور شرقیہ	۲۵ "	" ۱۶۸/ "	۱۳ "	" ۱۸۲/7-R
۱۰ "	منڈی یزمان	۲۷ "	" ۱۶۵/ "	۱۴ "	" [illegible] 7-R
۱۱ "	چک ۸۹/D.B	۲۸ "	" ۳۰/3-R بشمول چک ۳۴، ۳۷/3-R	۱۵ "	" ۲۱۳/ 7-R
۱۲ "	" ۶۳/ D.B	یکم مارچ	ہارون آباد	۱۶ "	فورٹ عباس
۱۳ "	بہاولپور	۲ "	چک ۱۶۰/ 7-R	۱۸ "	چک ۳۲۷/ H-R
۱۵ "	حاصل پور	۳ "	۵۵/4-R	۲۰ "	بہاولنگر
۱۶ "	چک ۹/ بستی نور پور	۴ "	۹۳/6-R	۲۲ "	چشتیاں
۱۸ "	" ۸۴/ الف ہزفتح	۵ "	فقیر والی	۲۳ "	چک ۱۰۲/ ہزفتح
۲۰ "	" ۱۶۰/ مراد	۶ "	چک ۱۰۳/6-R	۲۵ "	" ۱۰۰/ "
۲۱ "	" ۱۹۱/ "	۷ "	" ۱۰۲/6-R		
۲۲ "	" ۱۸۳/ "	۸ "	" ۱۶۶/7-R		

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حضرت مسیح موعود کیساتھ دونوں جہانوں میں کون ہوگا؟

قابل توجہ احباب جماعت ہائے احمدیہ

حضور فرماتے ہیں:

"جن کو میں جانتا ہوں۔ کہ وہ صرف خدا تعالیٰ کے لئے میرے ساتھ تعلق محبت رکھتے ہیں۔ اور میری باتوں اور نصیحتوں کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن کی آخرت پر نظر ہے۔ سو وہ انشاء اللہ دونو جہانوں میں میرے ساتھ ہیں اور میں اُن کے ساتھ ہوں۔ میں اپنے ساتھ اُن لوگوں کو کیا سمجھوں۔ جن کے دل میرے ساتھ ہیں۔ اور جو اُس کو نہیں پہچانتے جس کو میں نے پہچانا ہے۔ اور نہ اُس کی عظمتیں اپنے دلوں میں بٹھاتے ہیں...... اور نہ ٹھٹھوں اور بے راہیوں کے وقت خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے......

یاد رہے کہ جو میری راہ پر چلنا نہیں چاہتا۔ وہ مجھ میں سے نہیں۔ اور اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔" (شہادت القرآن ص۳)

احباب جماعت:۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا اقتباس کو بغور پڑھیں۔ اور اپنے اندر وہ باتیں پیدا کریں۔ جن کی وجہ سے دو نو جہانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت اُن کو حاصل ہو جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ

رمضان المبارک۔ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائیگی۔

قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمے ہوگا۔ تمام لجنات جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ کہ کتنی ممبرات بھجوائیں گی۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ)

تحریک جدید کے وعدے حاصل کرنیکا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات

فرمایا

"تم اس تحریک کی اہمیت اس پر واضح کرو۔ اور اُسے سمجھاؤ کہ خدمت دین کے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کے لئے قربانیاں کی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کو زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عزم حج

امسال مکرمی ملک محمد عبداللہ صاحب سابق نائب ناظر بیت المال حال محلہ دارالرحمت غربی ربوہ حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ انہیں دیگر احمدی عازمین حج کا بھی علم ہو جائے تا اکٹھے سفر کرنے کا پروگرام بنایا جا سکے۔ اس لئے امسال جن دوستوں کا ارادہ حج کرنے کا ہو وہ مذکورہ بالا پتہ پر مکرم ملک صاحب کو اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

لجنات اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ فروری کو اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ یوم مصلح موعود پر ایک تحریری مقابلہ پیشگوئی مصلح موعود پر ہوگا۔ پیشگوئی کے متعلق مختلف سوالات ڈالے جائیں گے۔ بیرونی لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے کہ جو بہنیں امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ اپنے نام بھجوائیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر پرچے بھجوائے جاسکیں۔ اسی پیشگوئی کے متعلق ناصرات الاحمدیہ کے لئے بھی ایک پرچہ ڈالا جائیگا۔ ناصرات کے نام بھی بھجوائے جائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالواحد خاں صاحب مقیم سیمنٹ بلڈنگ لاہور نے درخواست دی تھی۔ کہ مکرم مرزا عبدالعزیز صاحب ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ سے مبلغ ۵۵/- روپے بقایا کرایہ مکان علاوہ حرجانہ دلایا جائے۔ جس پر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مبلغ ۶۲/- روپے مرزا عبدالعزیز صاحب دو ماہ کے اندر اندر عبدالواحد خاں صاحب موصوف کو ادا کریں۔ چونکہ مرزا عبدالعزیز صاحب کا موجودہ ایڈریس معلوم نہیں ہوا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اس فیصلے کے خلاف درخواست بھیج سکتے ہیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے میاں حیات عمر صاحب خضر کا نکاح فیاض بیگم صاحبہ بنت مہر عاشق محمد صاحب سیال سرگانہ سکنہ باگڑ تحصیل کبیروالا ضلع ملتان کے ساتھ بعوض ۲۰۰۰/- روپے حق مہر مورخہ ۳۱-۱ بروز اتوار بمکان مہر صاحب چوہدری عبداللطیف صاحب ڈویژنل قائد خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین) (میاں محمد سعید پنشنر ملتان شہر)

لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا بھی ایک مرض ہے۔ اور اس مرض کے لئے راحت جان ایک حیرت انگیز دوا ہے بفضلہ تعالیٰ اسکے استعمال سے اولاد نرینہ سے گود بھر جاتی ہے پھر بچہ تندرست اور توانا پیدا ہوتا ہے بہت سی بہنوں نے تجربہ کیا ہے۔ دواخانہ فیض مینائی اینڈ کمپنی حسن منزل وسن اسٹریٹ کراچی ۳

اعانت الفضل

مکرم محمد انور صاحب ولد فضل محمد صاحب صدر بازار اوکاڑہ نے اپنے بچے کی پیدائش کی خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء)

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

(مینجر الفضل)

قبر کے عذاب سے بچو! کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کف ایکس
کھانسی نزلہ و زکام کی بہترین دوا
ایف عمر فارماسیوٹیکلز۔ پاکستان!

اشتہار زیر دفعہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقع موضع جوسہ تحصیل شورکوٹ

امیر ولد نور۔ بشیر ولد میرا۔ کمیر۔ اسماعیل پسران میرا۔ حیدر ولد امیر۔ قائم ولد امیر۔ شیر ولد سلطان۔ محمد خاں ولد نور۔ رشید ولد میرا۔ سردار۔ لعل۔ نورنگ پسران نوہارا۔ منظور۔ منظفر۔ امیر پسران احمد سکنہ موضع جوسہ تحصیل شورکوٹ۔

بنام

تلوک چند۔ نتھورام۔ لچھمن داس۔ کرم چند۔ بیکھرام۔ آتمارام۔ منوہر لال۔ پسران گنیش داس۔ گوپالا۔ دھرما پسران ٹاہلا۔ موہن لال ولد گوپال داس۔ وزیرا۔ جوالا پسران بدھو مسماۃ وشنو بائی بیوہ وسونداارام۔ لڈیندا رام۔ کیسر دیوان چند پسران روشن داس غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۲۴ کا ۱۱۳/۱۵۳۸ حصہ بقدر ۸ کنال کھاتہ ۲۵ کا ۸۵۷/۱۶۳۵ حصہ بقدر ۱۷ کنال کھاتہ ۲۶ کا ۱۴/۹۶۲ حصہ بقدر کنال کھاتہ ۲۷ کا ۲۶/۵۱۰ حصہ بقدر ۳ کنال واقع موضع جوسہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

بمقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں تلوک چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جوکہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۳-۲-۵۸ صبح ۹ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کریں بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی

آج مورخہ ۳۰-۱-۵۸ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم

(۱) لوئر ڈویژن کلرکوں کی ضرورت

پاکستان ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں لوئر ڈویژن کلرکوں کے انتخاب کے لئے انٹرویو و امتحان تحریری مراکز راولپنڈی۔ لاہور۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ ڈھاکہ۔ مضامین (۱) انگلش کمپوزیشن و جنرل نالج (۲) سادہ حساب نیز زبانی بات چیت۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰

شرائط۔ میٹرک۔ عمر ۱-۳-۵۸ کو ۱۸ تا ۲۸ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات و دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۵-۲-۵۸ تک بنام ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل (پاکستان) راولپنڈی

کوائف مطلوبہ۔ تاریخ پیدائش۔ تاریخ سکونت پاکستان۔ رجسٹریشن نمبر دفتر روزگار۔ انٹرویو و امتحان کا مرکز مطالبہ پر۔ بر ۳ روپے فیس امتحان (اپ رٹ ۱-۲-۵۸)

(۲) بھرتی نائب تحصیلداران

اسامیاں ۱۳ درخواستیں بمعہ نقول سندات بشمول کیریکٹر سرٹیفکیٹ از پرنسپل اور دیگر ذمہ دار اشخاص ۱۰-۲-۵۸ تک بنام ڈپٹی کمشنر ضلع

شرائط:۔ (۱) انٹرمیڈیٹ (۲) عمر ۱-۱-۵۸ کو ۲۱ تا ۲۵ (۳) باشندہ ملتان ڈویژن (پاکستان ٹائمز ۱-۲-۵۸)

(۳) ضرورت ٹکنیکل سپروائزرس

پاکستان آرڈیننس فلنگ فیکٹری میں ٹکنیکل سپروائزروں کی ۳۰ اسامیاں عرصہ ٹریننگ یک سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۷۵/- سی گریڈ سپروائزر مقرر ہونے پر تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰ الاؤنس علاوہ۔

شرائط:۔ پاکستانی میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱-۲-۵۸ کو ۱۸ تا ۲۴ پانچ سالہ ملازمت لازم۔ درخواست میں کوائف مطلوبہ۔ عمر تعلیم۔ سابقہ تجربہ۔ فیس ۵ روپے داخل خزانہ ہو۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات و چالان خزانہ ۱۵-۲-۵۸ تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ (اپ رٹ ۳-۲-۵۸)

(ناظر تعلیم ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینجر)

صدارتی بیلٹ

مقامی کونسلوں کے منتخب شدہ حضرات عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے ۱۴ر فروری ۱۹۶۰ء کو پورے پاکستان میں ہونے والے صدارتی بیلٹ میں حصّہ لیں گے۔ اس بیلٹ یعنی رائے دہی میں ووٹروں کو یہ ظاہر کرنا ہے کہ آیا ان کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمدؐ ایوب خان پر اعتماد ہے یا نہیں:-

یہ صدارتی بیلٹ خفیہ بیلٹ ہوگا۔ یعنی ووٹر تخلیہ میں ووٹ کی پرچی پر پوری رازداری میں اور آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔ کسی ووٹر نے کیا رائے دی اور ووٹ کی پرچی پر کیا نشان لگایا اس کا علم سوائے ووٹر کے اور کسی شخص کو نہ ہوگا۔ عام طور پر عدلیہ کے ذمہ دار افسروں کو پولنگ اسٹیشن کا پریزائیڈنگ افسر مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر شخص کو یہ اعتماد اور اطمینان ہو کہ ووٹنگ بغیر کسی دباؤ کے اور پوری رازداری میں ہوگی:-

No.....

Have you confidence in the President Field Marshal Mohammad Ayub Khan, H. Pk., H. J. ?

کیا آپ کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان (ہلال پاکستان ہلال جرأت) پر اعتماد ہے؟

تصویر فیلڈ مارشل محمدؐ ایوب خان	Yes	ہاں
	NO	نہیں

Initials of the Presiding Officer..........

یہ ووٹ کی پرچی کا خاکہ ہے۔ اس پر یہ سوال چھپا ہوا ہے۔

"کیا آپ کو صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان (ہلال پاکستان ہلال جرأت) پر اعتماد ہے؟"

اس سوال کے آگے ووٹ کی پرچی پر دو خانے بنے ہوئے ہیں۔ ایک خانہ میں فیلڈ مارشل محمدؐ ایوب خان کی تصویر ہے۔ اور اس کے ساتھ "ہاں" چھپا ہوا ہے۔ دوسرے خانہ میں اتنی ہی جگہ میں نیلا رنگ بھرا ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ "نہیں" چھپا ہوا ہے۔ ووٹر کو ان دونوں خانوں میں سے کسی ایک خانے کے سامنے جو جگہ ہے وہاں نشان لگا کر اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔ ووٹ کی پرچی پر "ہاں" اور "نہیں" کے دونوں خانوں کے بالمقابل سوال چھاپا گیا ہے۔ اس طرح سوال کا رُخ نہ تو "ہاں" کے خانے کی طرف ہے۔ اور نہ "نہیں" کے خانے کی طرف۔ یوں چھپائی اس لئے کی گئی ہے۔ کہ ووٹر کے ذہن پر کسی بھی قسم کے غیر شعوری اثر کا شائبہ نہ ہو۔ ووٹ کی پرچی پر تخلیہ میں نشان لگانے کے لئے پولنگ اسٹیشن میں ایک علیحدہ کمرے (بوتھ) کا انتظام کیا گیا ہے۔ ووٹر کے علاوہ اور کوئی شخص اس بوتھ کے پاس نہیں جا سکتا اور اس بوتھ کے اندر ایک وقت میں صرف ایک ووٹر کو داخل ہونے دیا جائیگا۔

ووٹ کی پرچی پر ووٹر کسی قسم کا نشان لگا سکتے ہیں۔ آگے نشان لگانے کی چند مثالیں دی ہوئی ہیں۔

×	✓	—	○	\	×

اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ دونوں خانوں میں سے صرف ایک خانہ میں نشان لگانا ہے۔ اور نشان اس طرح لگایا جائے کہ وہ خانے کے اندر ہے۔ تاکہ ووٹر کی رائے بغیر کسی شک و شبہ کے واضح ہو جائے کیونکہ اگر ووٹ کی پرچی پر نشان دونوں خانوں میں ہوا تو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا۔ کہ ووٹر کی رائے "ہاں" ہے یا "نہیں" نشان لگانے کے بعد ووٹر ووٹ کی پرچی کو تہہ کریں گے۔ پھر بوتھ کے باہر آکر بیلٹ بکس میں ڈال دیں گے۔ ووٹ کی پرچی کی پشت پر ایک خاص قسم کی چھپائی کی گئی ہے۔ تاکہ بیلٹ بکس میں ووٹ کی پرچی ڈالتے وقت پریزائیڈنگ افسر دور سے یہ پہچان لیں کہ یہ ووٹ کی ہی تہہ شدہ پرچی ہے نہ کہ کوئی اور تہہ شدہ کاغذ۔

لوکل کونسلوں کے منتخب شدہ حضرات ۱۴ر فروری ۱۹۶۰ء اتوار کے دن مقررہ وقت پر ووٹ دینے کے لئے اپنے علاقہ کے پولنگ اسٹیشن پہنچ جائیں۔ اس تاریخ سے پہلے وہ اپنے کلکٹر یعنی ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ سے اپنا شناختی کارڈ حاصل کر لیں تاکہ ووٹ دینے کے وقت ان کی شناخت ہو سکے ووٹ دینے کے بعد وہ اگر ووٹوں کی گنتی دیکھنی چاہیں تو پولنگ اسٹیشن کے باہر ٹھہرے رہیں ووٹوں کی گنتی پریزائیڈنگ افسر صاحب پولنگ کا وقت ختم ہونے کے فوراً بعد حاضرین کے سامنے کریں گے۔ گنتی کے وقت جو کا دل چاہے۔ وہاں جا سکتا ہے۔

درخواست دُعا:- باجی شوکت صاحبہ سابق ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ عرصہ دو سال سے بیمار ہیں احباب جماعت و درویشان قادیان سے دُعا کے لئے درخواست ہے اللہ تعالیٰ کامل طور پر صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار:- ڈاکٹر غلام محمد حق معلّم وقف جدید)

لاہور میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا لیکچر

(بقیہ صفحہ اول)

یہ ہے کہ انسان کو مظاہر قدرت اور ان کی کارفرمائیوں پر عبور حاصل ہوتا جا رہا ہے اور وہ اسے اپنی مرضی کے مطابق چلانے بن لگا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر مذہب ناکام ہو گیا تو نوعِ انسان پر جو مصیبت ٹوٹے گی اس کا اندازہ لگانا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ کیونکہ ایٹمی قوت کی ہلاکت آفرینی کی وسعت ناپیدا کنار ہے۔

اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگرچہ اس بات کا امکان ہے کہ ترغیب و تحریص۔ معاہدات، پروپیگنڈے یا بین الاقوامی سمجھوتوں کے ذریعے ایٹمی قوت کے بسیط ذخائر کو انسان کا خدمت گذار بنایا جا سکے۔ تاہم معاہدات اور سمجھوتوں وغیرہ کے یہ ہتھیار اصل خدشے کا مؤثر طور پر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ معاہدات یا قومی اور بین الاقوامی قوانین ایک حد تک انسانی کردار پر اثر انداز تو ہو سکتے ہیں لیکن کردار و عمل کے سرچشمے یعنی دل تک ان کی رسائی ممکن نہیں ہے آپ نے فرمایا قانون زیادہ سے زیادہ کردار و عمل کے ضوابط کی خلاف ورزی پر سزا دے سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے انسانی کردار و عمل پر قابو پانا اور اس کی صحیح خطوط پر رہنمائی کرنا ناممکن ہے۔ بنا بریں آپ نے اس سے یہ استدلال فرمایا کہ بنی نوعِ انسان میں نہ صرف روحانی اور اخلاقی انقلاب کا رونما ہونا ضروری ہے بلکہ یہ بھی لازمی اور ناگزیر ہے کہ مستقلاً یہ انقلاب جاری و ساری رہے۔

آپ نے فرمایا اگر بنی نوعِ انسان اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہوں گے تو پھر یہ ایٹمی دور جس کی ابھی ابتدا ہی ہوئی ہے دنیا کے نئے نئے عجائبات منکشف کرنے کا موجب ہوگا۔ اور وہ عجائبات پہلے کی نسبت بدرجہا بہتر مفید اور ارفع و اعلیٰ ہوں گے۔"

(پاکستان ٹائمز ۵ر فروری ۱۹۶۰ء)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے صرف الٰہی پروگرام اور الٰہی نظام ہی صحیح ہے اور اپنی تدبیروں سے جو نظام بھی بنائے جائیں گے وہ کبھی پائیدار نہیں ہو سکتے اور ان کی چولیں ہمیشہ ڈھیلی رہیں گی۔ ان میں تغیر و تبدل کرنا پڑے گا۔ وہ محض ایک عقلی کھیل ہے جو مختلف لوگوں کی عقلیں کھیلتی رہتی ہیں اس کو محض تکوینی حدود تک الٰہی مدد مل سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خاص وعدہ حفاظت ذکر کا ہے۔ اس سے اس کا تعلق نہیں۔ رسالت کے بعد خلافت کا سلسلہ ہی الٰہی پروگرام کی تکمیل کرتا ہے۔ یہی وہ پروگرام ہے جو قرآن سنت اور حدیث سے اور تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہوتا ہے۔

یونیورسٹی کے لئے چھ لاکھ کا زرمبادلہ

لاہور ۶ر فروری معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے پنجاب یونیورسٹی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چھ لاکھ روپے کی مالیت کا غیر ملکی زرمبادلہ منظور کیا ہے۔ یہ رقم جنوری ۱۹۶۰ء سے جون ۱۹۶۰ء کے شپنگ پیریڈ کے لئے منظور کی گئی ہے معلوم ہوا ہے۔

۴۔ کہ اس رقم کا پچاس فیصد حصہ پنجاب یونیورسٹی کے نئے کیمپس کی تعمیر کے سلسلہ میں لوہا اور فولاد درآمد کرنے پر صرف کیا جائے گا۔

ذیابیطس کے لئے روح الجواہر
ضعف دماغ اور نسیان کے لئے روح الجواہر
نوجوانوں کی جملہ بیماریوں کے لئے روح الجواہر
دانتوں کے کیڑا لگنے کے لئے روح الجواہر
دستوں اور پیچش کے لئے روح الجواہر
قبل از وقت بالوں کی سفیدی کیلئے روح الجواہر
مفید و مجرب اور بے ضرر دوا ہے
دواخانہ قیس بینائی اینڈ کمپنی
حسن منزل ولسن اسٹریٹ
نزد جوبلی سینما کراچی ۳